(سلاموں کا مجموعہ)
وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمَا
کلامِ شاعرِ جدّت شعار، ادیبِ ذی وقار
حضرت سیّد محمد نورالحسن نور نوابی عزیزی
مُرتّب
یاور وارثی عزیزی نوابی

سلاموں کا مجموعہ

وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا

کلام شاعر جدت شعار ادیب ذی وقار

حضرت سید محمد نور الحسن نور نوابی عزیزی

آستانہ عالیہ نوابیہ ابوالعلائیہ قاضی پور شریف

مرتب

یاور وارثی عزیزی نوابی

نام کتاب	:	وسلموا تسلیماً
نام شاعر	:	سید محمد نور الحسن نور نوابی عزیزی
مرتب	:	یاور وارثی عزیزی نوابی
سرورق	:	رضوان عارف، کانپور
سائز	:	18x22/8 (ڈیمائی)
سن اشاعت	:	فروری 2018
تعداد	:	500
طباعت باہتمام	:	اسمائل گرافکس، کانپور
ناشر	:	یاور وارثی عزیزی نوابی و شاعر محترم
قیمت	:	100/-
رابطہ	:	+91-9455306981

ملنے کے پتے

۱۔ آستانہ عالیہ نواقبیہ قاضی پور شریف ضلع فتح پور (ہسوہ) یو۔ پی

۲۔ یاور وارثی عزیزی نوابی، ۸۸/۲۴۲۔ ڈی، چمن گنج کانپور

انتساب

آقائی و مولائی حضور شمس العارفین
بدر الکاملین, فخر السالکین, قدوۃ الواصلین
محبوب المقربین, عاشقِ سید المرسلین

حضرت الحاج صوفی سید نوّاب علی شاہ

حسنی, عزیزی, جہانگیری, منعمی, ابوالعلائی, نقشبندی چشتی, قادری
رضی اللہ تعالٰی عنہ

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

یاور وارثی عزیزی نوابی

إن اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی ﷺ

یا أیها الذین آمنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؕ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؕ

فہرست

۸۶ ے
۹۲

اے دست عطا تیری عنایت کو سلام

اردو لغات میں ''سلام'' کے کئی معنی لکھے گئے ہیں جن میں ایک سلامتی بھی ہے اور سلام کا یہ معنی قرآن سے بھی ثابت ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ نے سلام کو عام کرنے کا حکم دیا ہے اور اعلان فرمایا کہ جب تم ایک دوسرے سے ملو سلام کرو اور سلام کا جواب دینا واجب ہے۔

قرآن حکیم کی متعدد آیتوں میں سلام کا ذکر آیا ہے۔ مختلف مقامات پر اللہ عزوجل نے اپنے مقبول بندوں اور انبیاء و رسل پر سلام بھیجا لیکن جب اپنے محبوب خاص ﷺ پر سلام بھیجنے کا موقع آیا تو فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (سورۃ الاحزاب ۵۶)

ترجمہ: ''بیشک اللہ (جل شانہ) اور اس کے فرشتے پیغمبر ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، اے اہل ایمان! تم بھی اُن پر درود و سلام بھیجا کرو''

صاف اور صریح الفاظ میں فرمایا گیا کہ اللہ اور اس کے فرشتے پیغمبر اعظم و اکرم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی اُن پر درود و سلام بھیجا کرو۔ اس آیت مبارکہ میں خبر بھی ہے اور حکم بھی۔ خبر یہ کہ اللہ اور اس کے فرشتے رسول اکرم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، حکم یہ کہ اے ایمان والو! تم بھی میرے محبوب ﷺ پر درود و سلام بھیجو۔ زمانے کی قید بھی نہیں ہے کہ کب درود بھیجو اور کب نہ بھیجو یعنی تسلسل کے ساتھ درود بھیجے جانے کا حکم ہے۔

یہی وہ حکم ہے جس نے آقائے کائنات علیہ التحیۃ والثنا پر درود و سلام کو اہل ایمان خصوصاً عاشقان مصطفےٰ کا شیوہ اور دستور بنا دیا۔

آقائے کائنات فخر موجودات علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر نثر و نظم دونوں میں سلام بھیجنے کا رواج مسلمانوں میں عام ہے۔ دنیا کی ہر زبان میں آپ کو سلام بھیجنے کا دستور ہے لیکن میرا

موضوع سخن اردو نظم ہے اس لئے میں اسی کے پس منظر میں گفتگو کروں گا۔

احادیث مبارکہ میں بھی زیادہ سے زیادہ درود بھیجنے کی تلقین کے اشارے ملتے ہیں۔لہٰذا نبی آخر الزماں علیہ التحیۃ والثناء کے جانثاروں نے اسے اپنا وتیرہ اور طریقہ بنالیا۔

رسول اعظم واکرم ﷺ کے دور حیات ظاہری سے آج تک جتنے بھی نعت گو شعراء ہیں تقریباً سبھی نے نعت نگاری کے ساتھ ساتھ سلام و درود کا عمل جاری رکھا ہے۔اس میں کسی زبان کی قید نہیں۔ اردو نعت گو شعراء کے یہاں بھی یہ روایت تواتر کے ساتھ موجود ہے۔ نتیجتاً درود و سلام کا ایک بے بہا خزانہ اردو زبان کے دامن میں اکٹھا ہو گیا۔

میرے پیر و مرشد حضرت صوفی سید محمد عزیز الحسن شاہ نوابی لیاقتی ابوالعلائی چشتی قادری صاحب سجادہ آستانہ عالیہ نوابیہ قاضی پور شریف ضلع فتح پور (ہسوہ) کے برادر خرد محترم المقام عزت مآب سید محمد نور الحسن نورؔ نوابی عزیزی قبلہ کی فکری پرواز بہت بلند ہے۔خواہ وہ غزل ہو یا نعت، ان کا شعر کہنے کا انداز قابل ذکر انفراد کا حامل ہے۔نعت گوئی میں تو آپ کا نام نامی اسم گرامی سرحدوں کو عبور کر کے عالمی پیمانے پر داد و تحسین وصول کر رہا ہے۔ جناب نور کی نعتیہ شاعری میں مضامین کی جدت طرازی اور نئی تراکیب وضع کرنے کا عنصر اُن کی تخلیقات کو میزان اعتبار عطا کر رہا ہے۔

جناب نور نے نعت نگاری کے ساتھ ساتھ حکم خدا اور رسول پر عمل کرتے ہوئے درود وسلام کے نذرانے بھی پیش کئے ہیں اور خوب خوب پیش کئے ہیں۔جن کا مطالعہ روح کو بالیدگی اور دلوں کو بہار تازہ سے ہمکنار کرنے کے لئے کافی وافی شافی ہے۔

راقم الحروف غلام پران کا یہ خصوصی کرم ہے کہ عام طور سے ان کے ہر کلام سے فیضیاب ہونے کا موقع سب سے پہلے مجھے ملتا ہے۔لہٰذا ان کی تمام تخلیقات میری سماعت کو فیضیاب کرتی رہتی ہیں۔ان کی شعر گوئی کا انداز مجھے حیرت انگیز مسرت سے ہمکنار کرتا ہے۔

کم و بیش ان کی تمام تخلیقات سوشل میڈیا کے ذریعہ عالمی داد و تحسین کے تحفوں سے اُن کے دامن کو پُر کرتی رہتی ہیں اور ان کی عظمتوں کا مینار روزانہ نئی بلندیوں کو چھوتا ہے۔

ایک دن مجھے اچانک خیال آیا کہ اگران کے سلاموں کو یکجا کر کے کتابی شکل دی جائے تو عوام وخواص سب اس سے فیضیاب ہو سکتے ہیں۔ بس اسی خیال نے مجھے اس کتاب کی ترتیب کی طرف مائل کیا اور اس خیال کا اظہار میں نے حضرت نورالحسن میاں سے کیا۔ وہ پہلے تو انکار کرتے رہے لیکن آخرکار انہوں نے میری التجا کو دولت اجازت عطا کرتے ہوئے اپنا تمام سلامیہ کلام مجھے عنایت کر دیا۔

آیئے آپ بھی ایک مخلصانہ نظر ان کے سلامیہ کلام پر ڈالئے اور دیکھئے کہ جناب نور کا یہ اثاثہ کس اہمیت کا حامل ہے۔

جناب نور کا جو کلام مجھے حاصل ہوا اس میں گیارہ سلام آقائے کون ومکاں سرور انس وجاں محبوب رب العلیٰ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں پیش کئے گئے ہیں۔ تین سلام شہید وفا، شہزادۂ گلگوں قبا سیدنا امام حسین علیٰ جدہٖ وعلیہ السلام کی بارگاہ عالی وقار میں پیش کئے گئے ہیں۔ دو سلام دادا حضور شمس العارفین بدر الکاملین فخر السالکین محبوب الفقر بین عاشق سید المرسلین حضرت الحاج صوفی سید نواب علی شاہ حسنی عزیزی ابوالعلائی چشتی قادری علیہ الرحمۃ والرضوان کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت ومحبت کے طور پر پیش کئے گئے ہیں۔

ان تمام سلاموں میں خلوص ومحبت اور عقیدت کا دریا ٹھاٹھیں مارتا نظر آتا ہے۔ ہر مصرع محبوبان بارگاہ رب العباد کے دریائے عشق میں غوطہ زن ہے۔ زبان وبیان کی صفائی، چستی اور درستی ہر سامع اور قاری سے بے ساختہ واہ وا کہلوانے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے۔

آیئے چند اشعار سلام ودرود آپ کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں۔ دیکھئے میں اپنے دعوے میں کہاں تک حق بجانب ہوں:

مظہر شان کبریا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
نوشۂ بزم دوسرا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
خامۂ عشق مصطفیٰ مجھ پہ جو مہرباں ہوا
دل کے ورق پہ لکھ دیا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

نبی کے جلوۂ زیبا پہ تابناک سلام
نبی کی زلف معطر پہ مشکبار درود
سنو سنو کہ یہ نسخہ ہے آزمایا ہوا
مٹانے والا ہے ذہنوں کا انتشار درود

سلام اس پر جو کشور دیں کا تاجور ہے
درود اس پر جو نوع انساں کا مفتخر ہے
سلام اس پر ہے تاج لولاک جس کے سر پر
درود اس پر جو وجہ ایجاد بحر و بر ہے

پھر یہ چار مصرعے جن کو بقائے دوام کی سند عطا کی جا چکی ہے اور جن پر ہر شاعر نعت نے مصرعے لگانا سعادت کا موجب جانا اور جن کو بارگاہ سرکار دو عالم ﷺ سے قبولیت کی سند مل چکی ہے (یہ میرے وجدان کی آواز ہے)، ان پر حضرت نور طبع آزمائی نہ کرتے ممکن نہ تھا۔ انہوں نے کس خوبی سے ان پر مصرعے لگائے ہیں یہ فیصلہ آپ پر چھوڑتا ہوں:

چاہتوں کی آرزو ہو آرزو کی جستجو ہو
جستجو کی تم ہو منزل عشق کی تم آبرو ہو
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

مظہر ذات قدم ہو بحر ذخار نعم ہو
پیکر لطف اتم ہو نیر چرخ کرم ہو
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

یہ بھی دیکھئے:

اے شہنشاہ رسولاں الصلوٰۃ والسلام
تاجدار نوع انساں الصلوٰۃ والسلام

ایک اک پتی کے لب پر ہے ترا ذکر جمیل
پڑھ رہا ہے گلشن جاں الصلوٰۃ والسلام

حضرت بشر بن سعد رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ "اے اللہ کے پیارے رسول ﷺ! اللہ نے ہمیں آپ ﷺ پر درود پڑھنے کا حکم دیا ہے تو ہم آپ ﷺ پر کس طرح درود پڑھیں؟" آپ ﷺ خاموش ہو گئے اور اتنی دیر خاموش رہے کہ ہم خواہش کرنے لگے کہ کاش ہم نے سوال نہ کیا ہوتا، چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کہا کرو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(صحیح بخاری شریف 2442)

یہ وہ درود شریف جس کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی اور یہ درود پاک آل رسول پر سلام و درود بھیجنے کا بین جواز بھی ہے:

کربلا کے تاجدار شہزادۂ گلگوں قبا سیدنا امام حسین علیٰ جدہ وعلیہ السلام کی بارگاہ میں نذرانۂ سلام پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں:

تری عزیمت و جرأت کو بے شمار سلام
حسین! تیری امامت کو بے شمار سلام
حسین! تیرے تدبر پہ بے حساب درود
حسین! تیری فراست کو بے شمار سلام

سب سے آخر میں دادا حضور شمس العارفین بدر الکاملین فخر السالکین محبوب المقربین عاشق سید المرسلین حضرت الحاج صوفی سید نواب علی شاہ حسنی عزیزی ابوالعلائی چشتی قادری علیہ الرحمۃ والرضوان کی بارگاہ میں سلام کے یہ اشعار پڑھئے اور اپنی عقیدتوں کو جلا بخشئے:

اے فخر سالکاں شہ نواب السلام
اے بدر کاملاں شہ نواب السلام
اے نائب حسین و حسن شان بوالعلی
اے فخر خانداں شہ نواب السلام
زیب تخیلات ،متاع دل و نظر
توقیر گلستاں شہ نواب السلام

تین سلامیہ رباعیاں بھی بارگاہ رسول انام ﷺ میں پیش کی ہیں۔ بحروں کی رنگارنگی حضرت نور کی فنی چابکدستی اور مہارت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

حضرت نورالحسن میاں نے ترتیب واشاعت کی اجازت مرحمت فرما کر مجھ گدائے در پر جو کرم کیا ہے اس کے لئے میں ہمیشہ ان کا قرض دار رہوں گا۔

حضرت نور کے پاس نعت ومناقب اور غزلیات کا اتنا ذخیرہ ہے کہ کئی دواوین منظرعام پر آسکتے ہیں لیکن نجانے کیوں وہ اپنے کلام کی اشاعت کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ یہ پہلا موقع ہے جب حضرت کا کوئی کلام پکی سیاہی سے کاغذ پر اپنی تابانیاں بکھیر رہا ہے۔

اللہ عزوجل بصدقہ رسول اکرم ﷺ حضرت نورالحسن میاں کے ان سلاموں کو قبول عام کی سند سے نوازے اور میرے لئے دنیوی واخروی عزتوں کا ذریعہ بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

یاور وارثی عزیزی نوابی

۱۲؍فروری ۲۰۱۸ء بروز دوشنبہ

مظہر شانِ کبریا صل علیٰ محمدٍ

مظہرِ شانِ کبریا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
نوشۂ بزمِ دوسرا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

چشمۂ بخشش و نجات یعنی مدارِ کائنات
قاسمِ نعمتِ خدا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

عالمِ شش جہات میں کوچۂ ممکنات میں
گونج رہی ہے یہ صدا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

کیسے کوئی غبارِ شر میری طرف کرے نظر
رہتا ہے وردِ لب سدا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

خامۂ عشقِ مصطفیٰ مجھ پہ جو مہرباں ہوا
دل کے ورق پہ لکھ دیا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

باغِ تخیلات میں جھوم رہی ہیں نکہتیں
پڑھتا ہے کوئی برملا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اہلِ خرد کی آرزو اہلِ نظر کی جستجو
اہلِ صفا کا مشغلہ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

روشنیٔ حریم نور واقفِ غیبت و ظہور
شاہدِ جلوۂ خدا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صبحِ کرم ادا تری شہد و شکر نوا تری
تیرا جمال بے بہا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

ابرِ بہارِ جاوداں لطف کے باغِ بے خزاں
موجِ نسیمِ جانفزا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

نورِ چراغِ ابتدا باعثِ بزمِ انتہا
ربِ عظیم کی رضا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

راحتِ جانِ عاشقاں وردِ زبانِ عارفاں
ذکر و بیانِ مصطفٰی صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

دل کا مرے قرار ہے نورؔ مرا شعار ہے
صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

دلوں کے واسطے ہے باعث قرار درود

دلوں کے واسطے ہے باعثِ قرار درود
اِسی لیے تو میں پڑھتا ہوں بے شمار درود

ضرور موسمِ رحمت کی آمد آمد ہے
اِدھر سے گزری ہے پڑھتی ہوئی بہار درود

نبی کے جلوۂ زیبا پہ تابناک سلام
نبی کی زلفِ معطر پہ مشکبار درود

کھڑا ہُوا ہوں جو صحرائے آتشیں میں تو کیا
ہے میرے واسطے رحمت کا آبشار درود

مری یہ بات کوئی کاٹ ہی نہیں سکتا
کہ "بخش دیتا ہے انساں کو اعتبار درود"

درود یوں تو سبھی ہیں بہت حَسین مگر
درودِ تاج کو کہتے ہیں شاہکار درود

ہیں جس قدر بھی زمانے میں عاشقانِ رسول
ہر ایک سانس پہ پڑھتے ہیں اشکبار درود

بَبول رنج و الم کا جو نوچ دیتا ہے
درست کرتا ہے ملبوسِ تار تار ، درود

سنو سنو کہ یہ نسخہ ہے آزمایا ہوا
مٹانے والا ہے ذہنوں کا انتشار درود

وہ قربِ سرورِ دیں کا خزانہ پائے گا
جو صبح و شام پڑھے ایک اک ہزار درود

پڑھا جو وجد کے عالم میں پڑھنے والے نے
اُتر گیا مرے سینے کے آر پار درود

خدائے پاک بنا دے گا جنتِ ارضی
پڑھے جو شوق سے صحرائے خار خار درود

مجھے یقین ہے اے نورؔ اہلِ عظمت میں
عطا کرے گا مجھے تاجِ افتخار درود

سلام اس پر جو کشورِ دیں کا تاجور ہے

سلام اس پر جو کشورِ دیں کا تاجور ہے
درود اس پر جو نوعِ انساں کا مفتخر ہے

سلام اس پر ہے جس کے قدموں میں عرشِ اعظم
درود اس پر یہ کہکشاں جس کی رہگزر ہے

سلام اس پر جسے اندھیرے بھی مانتے ہیں
درود اس پر جو روشنی کا پیامبر ہے

سلام اس پر جو حسنِ کردار کا ہے مظہر
درود اس پر نگاہ جس کی حیات گر ہے

سلام اس پر ہے جس کی الفت متاعِ ایماں
درود اس پر جو کن فکاں میں عظیم تر ہے

سلام اس پر حبیبِ ربِ کریم ہے جو
درود اس پر جو خلق کا مطمحِ نظر ہے

سلام اس پر ہے تاجِ لولاک جس کے سر پر
درود اس پر جو وجہِ ایجادِ بحر و بر ہے

سلام اس پر کہ ماہِ کامل ہے جس کا منگتا
درود اس پر کہ مہر جس کا گدائے در ہے

سلام اس پر جو میری شب کو کرے فروزاں
درود اس پر جو میرا سرمایۂ سحر ہے

سلام اس پر جو ساتھ رہتا ہے بن کے رحمت
درود اس پر جو سارے عالم کا چارہ گر ہے

سلام اس پر جمالِ عالم فدا ہے جس پر
درود اس پر خیال جس کا حسیں گھر ہے

سلام اس پر دیے چمکتے ہیں جس کی ضو سے
درود اس پر کہ جس سے روشن مرا کھنڈر ہے

سلام اس پر جو نورِ زینت ہے میرے فن کی
درود اس پر جو میرا گنجینۂ ہنر ہے

یا نبی سلام علیک

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

مصطفیٰ ہو مجتبیٰ ہو
صاحبِ قربِ دنیٰ ہو
کیا کہوں سرکار کیا ہو
جو کہوں اُس سے سوا ہو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

چاہتوں کی آرزو ہو
آرزو کی جستجو ہو
جستجو کی تم ہو منزل
عشق کی تم آبرو ہو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

وجہ تخلیقِ جہاں ہو
تاجدارِ مرسلاں ہو
رحمتِ کون و مکاں ہو
چارہ سازِ بے کساں ہو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

اول و آخر تمہیں ہو
باطن و ظاہر تمہیں ہو
سارا عالم تم پہ روشن
شاہد و ناظر تمہیں ہو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

مظہرِ ذاتِ قِدم ہو
بحر ذخارِ نعم ہو
پیکرِ لطفِ اتم ہو
نیرِ چرخِ کرم ہو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

بیکسوں کی لاج رکھ لو
غمزدوں کی لاج رکھ لو
عاصیوں کی لاج رکھ لو
ہم بدوں کی لاج رکھ لو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

حالِ غم کس کو سنائیں
داغِ دل کس کو دکھائیں
چھوڑ کر در کو تمہارے
اور کس کے در پہ جائیں

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

سوئی تقدیریں جگاؤ
ہاں ذرا جلوہ دکھاؤ
نور کی خیرات دے کر
تیرگی دل کی مٹاؤ

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

باعث ایجادِ عالم
فخرِ ابراہیم و آدم
خلق میں سب سے مکرم
سب سے اعلیٰ اور معظم

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

دین تم ایمان تم ہو
بولتا قرآن تم ہو
اپنے رب کی شان تم ہو
دو جہاں کی جان تم ہو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

صدقہ دو نوری روا کا
صدقہ دو آلِ عبا کا
فاطمہ خیر النسا کا
صاحب گل گوں قبا کا

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

ہو عطا آقا حضوری
دیکھ لوں دربارِ نوری
صدقۂ حسنین دے دو
نورؔ کی حسرت ہو پوری

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

اے آمنہ کے لعل ہمارا سلام لو

اے آمنہ کے لال ہمارا سلام لو
محبوبِ ذوالجلال ہمارا سلام لو
اے صاحبِ جمال ہمارا سلام لو
اے مصدرِ کمال ہمارا سلام لو
ممکن نہیں نظیر تمہاری جہان میں
بے مثل و بے مثال ، ہمارا سلام لو
کہتے ہیں احترام سے قدسی بھی صبح و شام
اے ذاتِ خوش خصال ہمارا سلام لو
جس راہ سے گزر گئے بولے شجر حجر
ہوکر بہت نہال ہمارا سلام لو
چرتے ہیں آگہی کے جو صحراؤں میں حضور
کہتے ہیں سب غزال ہمارا سلام لو
پڑھتا ہے لمحہ لمحہ تری ذات پر درود
کہتے ہیں ماہ و سال ہمارا سلام لو
خیرِ رسول ، خیرِ وریٰ ، خیرِ کائنات!
باخیر ہو مآل ہمارا ، سلام لو

اب ہے کرم کا وقت غلاموں پہ یا نبی
دیکھو ہمارا حال ہمارا سلام لو

جب ہم پڑھیں درود کرو تم اسے قبول
جب ہم کریں سوال ہمارا سلام لو

آساں ہوں سارے مرحلے روزِ شمار کے
گر وقتِ انتقال ہمارا سلام لو

بے حد درود اے شہِ اقلیمِ التفات
اے دافعِ ملال ہمارا سلام لو

رو رو کے کہہ رہے تھے اسیرانِ کربلا
ہم غم سے ہیں نڈھال ہمارا سلام لو

اے رونقِ حریمِ سخن تم پہ ہو درود
اے زینتِ خیال ہمارا سلام لو

یہ آرزو ہے نورؔ کی کہتا ہے بار بار
اے قاطعِ ضلال ہمارا سلام لو

سرورِ سروراں سلام علیک

سرورِ سروراں سلام علیک
مرسلِ مرسلاں سلام علیک
اے فصیح اللساں سلام علیک
اے بلیغ البیاں سلام علیک
اشرف الانبیاء امامِ امم
قائدِ انس و جاں سلام علیک
اصلِ کل ، وجہ کل ، بنائے حیات
مقصدِ کن فکاں سلام علیک
اکرم الخلق ، احسن الاطوار
مقبلِ مقبلاں سلام علیک
اے نگارِ نگارخانۂ غیب
طرۂ مہوشاں سلام علیک
رازدارِ مشیتِ باری
سائرِ لامکاں سلام علیک
شاہد و ناظر و بشیر و نذیر
نازِ پیغمبراں سلام علیک
رہبرِ رہبراں ، شہیرِ زماں
اے شہ دوجہاں سلام علیک

ابرِ الطاف ، سلسبیلِ عطا
راحتِ تشنگاں سلام علیک
رحمت و شفقت و عنایت کے
قلزمِ بے کراں سلام علیک
آسمانِ شرف بھی کہتا ہے
اے مرے آسماں سلام علیک
تجھ پہ پڑھتی ہے موج موج درود
کہے آبِ رواں سلام علیک
شافعِ حشر ، ساقئ کوثر
محسنِ عاصیاں سلام علیک
نورؔ اے نورؔ گنگناتے رہو
شاہِ کون و مکاں سلام علیک

اے شہنشاہ رسولاں الصلوٰۃ والسلام

اے شہنشاہِ رسولاں الصلوٰۃ والسلام
تاجدارِ نوعِ انساں الصلوٰۃ والسلام

اے حبیبِ رب اکبر سیدِ ہر دوسرا
افتخارِ عزت و شاں الصلوٰۃ والسلام

الصلوٰۃ والسلام اے رحمۃ للعٰلمین
اے سراپا فضل و احساں الصلوٰۃ والسلام

ایک اک پتی کے لب پر ہے ترا ذکرِ جمیل
پڑھ رہا ہے گلشنِ جاں الصلوٰۃ والسلام

دیکھ کر تیری چمک اے روضۂ خیرالوریٰ
کہتے ہیں برجیس و کیواں الصلوٰۃ والسلام

اے نسیمِ خلدِ ہستی موجۂ بادِ جناں
اے بہارِ باغِ امکاں الصلوٰۃ والسلام

قطرہ قطرہ کوثر و تسنیم کا محوِ ثنا
اور صدائے حور و غلماں الصلوٰۃ والسلام

اے کفافِ ہر ضرورت وجہ دنیائے حیات
دستگیرِ ہر پریشاں الصلوٰۃ والسلام

اے نویدِ ابنِ مریم اے مناجاتِ خلیل
حضرتِ موسیٰ کے ارماں الصلوٰۃ والسلام

نیرِ چرخِ ہدایت ، مظہرِ نورِ خدا
اے منارِ عشق و عرفاں الصلوٰۃ والسلام

جب ہواؤں نے لیا اے نورؔ نامِ مصطفیٰ
کہہ اٹھا سارا گلستاں الصلوٰۃ والسلام

سید الاولیں سلام علیک

سید الاولیں سلام علیک
نازشِ آخریں سلام علیک

رحمتِ عالمیں سلام علیک
شافعِ مذنبیں سلام علیک

حاملِ التفات ، گنجِ عطا
فضلِ رب کے امیں سلام علیک

قدر افزائے قریۂ افلاک
شانِ روئے زمیں سلام علیک

پُر کرم سے ترے ہیں دامنِ دل
شاہِ دنیا و دیں سلام علیک

زینتِ سر ہے تاجِ اَو اَدنیٰ
اے مکاں کے مکیں سلام علیک

ساکنانِ فلک کہیں پیہم
فخرِ روح الامیں سلام علیک

گلشنِ عظمت و فضلیت کے
اے گلابِ حسیں سلام علیک

شاہِ کونین ، ماہِ عز و شرف
فخرِ خلدِ بریں سلام علیک

سدِ بابِ گماں ،چراغِ ھدیٰ
مہرِ چرخِ یقیں سلام علیک

کاش طیبہ میں آکے نورؔ کہے
اے شہِ مرسلیں سلام علیک

سرکار کائنات ہمارا سلام لو

سرکارِ کائنات ہمارا سلام لو
اے منبع صفات ہمارا سلام لو

جس کے لیے سجائی گئی بزم آب و گل
وہ ہے تمہاری ذات ہمارا سلام لو

اے تاجدار انفس و آفاق السلام
اے حاصلِ حیات ہمارا سلام لو

لب ہائے شوق پر ہے تمہارے لیے درود
کہتے ہیں شش جہات ہمارا سلام لو

اے وہ کہ جس نے بخششِ امت کے واسطے
رو رو کے کاٹی رات ہمارا سلام لو

صدقے تمہارے عزتیں پائیں تو کہہ اٹھے
لعل و جواہرات ہمارا سلام لو

اے وہ کہ جس کے روضہ اقدس پہ ہر گھڑی
برسیں تجلیات ہمارا سلام لو

کہتی ہیں لحہ لحہ تمہاری جناب میں
آیاتِ بینات ، ہمارا سلام لو

صبحِ نشاط پڑھتی ہے سرکار پر درود
کہتی ہے چاند رات ہمارا سلام لو

اے تاجدارِ شہرِ نعم ، مصدرِ کرم
اے جان التفات ہمارا سلام لو

اے نقطۂ علوم و حکم ، نظمِ آگہی
سرخیلِ معجزات ہمارا سلام لو

اے کاش نور کہتا میں روضے کے سامنے
یا صاحبُ الصلوٰۃ ہمارا سلام لو

دافع آلام و کلفت السلام

دافعِ آلام و کلفت السلام
شافعِ روزِ قیامت السلام

اے صفات و ذات میں فردِ فرید
شاہکارِ دستِ قدرت السلام

السلام اے صاحبِ خیرِ کثیر
مَنفذِ خلق و مروّت السلام

السلام اے تاجدارِ مُرسلاں
السلام اے جانِ خلقت السلام

السلام اے مطلعِ صبحِ کرم
قلزمِ جود و سخاوت السلام

السلام اے شمعِ بزمِ کائنات
صدرِ ایوانِ رسالت السلام

اے رسولِ آخری محبوبِ رب
اے مہِ چرخِ نبوت السلام

اے امینِ فضلِ ربِّ کن فکاں
اے قسیمِ جملہ نعمت السلام

السلام اے باعثِ ایجادِ کل
منتہائے جاہ و عظمت السلام

السلام اے مرکزِ علم و ہنر
محورِ فہم و فراست السلام

السلام اے یارِ غارِ مصطفٰی
صاحبِ صدق و صداقت السلام

اے عمر! ''فاروق'' بینِ کفر و دیں
ناظمِ بزمِ عدالت السلام

جامع القرآن عثمانِ غنی
اے گلِ باغِ سخاوت السلام

اے علی المرتضیٰ شیرِ خدا
فاتحِ بابِ ولایت السلام

آبروئے بندگی ، شانِ حیا
سیّدہ خاتونِ جنت السلام

اے حسن ! اے سیدِ اہلِ جناں
حاملِ تاجِ خلافت السلام

اے حسین! اے معنیٔ ذبحِ عظیم
اے سپہر عزم و ہمت السلام

اے محی الدین اے غوث الوریٰ
اے مغیثِ دین و ملت السلام

اے معین الدین قطب الاولیاء
وارثِ فیضِ نبوت السلام

اے شہِ نواب ! دلبندِ رسول
کاشفِ اسرارِ وحدت السلام

نور کی ہر سانس پڑھتی ہے درود
دل کہے ساعت بہ ساعت السلام

صاحب عمدہ سیر تم پہ درود اور سلام

صاحب عمدہ سیر تم پہ درود اور سلام
اے شہ جن و بشر تم پہ درود اور سلام

چاند سورج رُخ پرنور کی خیرات جمیل
کہکشاں گرد سفر، تم پہ درود اور سلام

سرخرو انجمن گل میں ہیں آقائے کریم
بھیج کر خاک بسر تم پہ درود اور سلام

بزم انجم پہ ہی کچھ بس نہیں اے نور ازل
پڑھتی آئی ہے سحر تم پہ درود اور سلام

میرا ایماں ہے نماز اس کی نہ ہوگی کامل
کوئی بھیجے نہ اگر تم پہ درود اور سلام

عالم علم لدن ، مہبط قرآن مبیں
حامل اوج نظر تم پہ درود اور سلام

پھر کبھی دھوپ کی سختی سے نہ پہنچے گا ضرر
بھیج دے دشت اگر تم پہ درود اور سلام

تم ہو محبوب خدا ، در پہ تمہارے آقا
خم ہیں کونین کے سر تم پہ درود اور سلام

جان گلزار بنیں ، جان بہاراں بن جائیں
بھیج کر برگ و شجر تم کو درود اور سلام

تم جو چاہو تو ملے درد کی ٹیسوں سے نجات
مرہم زخم جگر تم پہ درود اور سلام

رات دن بھیجتے ہیں کنج تمنا سے حضور
نور کے دیدۂ تر تم پہ درود اور سلام
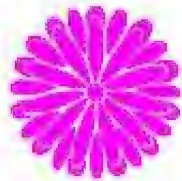
رباعیاں

ہونٹوں پہ گلاب سا مہکتا ہے درود
مہتاب سا ذہن میں چمکتا ہے درود
کھلنے لگتے ہیں بابِ رحمت اے نورؔ
گلزارِ دعا میں جب چہکتا ہے درود

●

دیوار و در کو رہگذاروں کو سلام
سب گلیوں کو سب چوباروں کو سلام
اک گلشنِ عالم ہی نہیں جنت بھی
کرتی ہے مدینے کے نظاروں کو سلام

●

اے جانِ کرم تم پہ درود اور سلام
اے شمعِ حرم تم پہ درود اور سلام
اللہ کے محبوب رسولِ رحمت
اے شاہِ امم تم پہ درود اور سلام

راکبِ دوشِ پیمبر السلام

سلام بحضورِ سید الشہدا فاتحِ کربلا دلبندِ فاطمہ نورِ عینینِ مرتضیٰ جگر گوشۂ مصطفیٰ
حضرت سیدنا امامِ حسین علیہ السلام

راکبِ دوشِ پیمبر السلام
اے حسین ! اے شبیر داور ! السلام

قرۃ العینینِ صدیق و عمر
نازشِ عثمان و حیدر السلام

زندگی تجھ سے ملی اسلام کو
اے شہِ ایثار پیکر السلام

اے درِ شبیر یہ عظمت تری
آسماں کہتا ہے جھک کر السلام

اے حسین اپنے لہو سے آپ نے
کی رقم تفسیرِ وَانْحَر السلام

دشت کو تو نے کیا جنت بدوش
باغِ زہرا کے گلِ تر السلام

اے حسین اے شہسوارِ کربلا
اے مرے حامی و رہبر السلام

اے حسین اے راحتِ جانِ ملول
اے قرارِ قلبِ مضطر السلام

دیکھ کر کہتا ہے اہلِ بیت کو
خاندانِ ماہ و اختر السلام

عزم و استقلال کے بدر منیر
اے گُل شاخِ مقدر السلام

اے امیر عشق اولادِ علی
میرے عباسِ دلاور السلام

اے شہِ تواب مینارِ خلوص
اے حسینیّت کے خوگر السلام

نورؔ کے لب کہہ رہے ہیں دم بہ دم
مالکِ تسنیم و کوثر السلام

ملت کے تاجدار ہمارا سلام لو

سلام بحضورِ سید الشہدا فاتحِ کربلا دلبندِ فاطمہ نورِ عینینِ مرتضیٰ جگر گوشۂ مصطفیٰ
حضرت سیدنا امامِ حسین علیہ السلام

ملت کے تاجدار ہمارا سلام لو
امت کے غمگسار ہمارا سلام لو

اے وہ کہ جس نے راہ خدا میں لٹایا گھر
کہتے ہیں جاں نثار ہمارا سلام لو

اسلام کا یہ باغ تمہارے ہی خون سے
ابتک ہے لالہ زار ہمارا سلام لو

شاداب تم سے دیں کے شجر کی ہے شاخ شاخ
اے موجۂ بہار ہمارا سلام لو

اے وہ جبیں کو جس کی شہِ کائنات نے
چوما ہے بار بار ہمارا سلام لو

کہتی ہیں جس کو رفعتیں دوشِ رسولِ پاک
اس دوش کے سوار ہمارا سلام لو

گردابِ اضطراب سے بچنا محال تھا
اے موجبِ قرار ہمارا سلام لو

کہتا تھا یا حسین ترا عزم دیکھ کر
میدانِ کارزار ، ہمارا سلام لو

کہتا ہے کربلا کے اسیروں کا قافلہ
باچشم اشکبار ہمارا سلام لو

میری کبیدہ روح کا یا شاہِ کربلا
کہتا ہے تار تار ہمارا سلام لو

کِھلتا ہے کیا شہادت عظمیٰ کا تم پہ تاج
اے رب کے شاہکار ہمارا سلام لو

آقائے دوجہاں کے دلارے مرے حسین
کہتے ہیں چار یار ہمارا سلام لو

کہتا ہے کربلا کے فلک سے ابھی تلک
خورشیدِ افتخار ہمارا سلام لو

اُڑ اُڑ کے کربلا کی زمیں سے کہیں حسین
ذرات بے شمار ہمارا سلام لو

تم نے لہو سے اپنے بجھائی تھی اُس کی پیاس
کہتا ہے دشتِ خار ہمارا سلام لو

ہر بار ہم ہوں بزمِ تصور میں روبرو
ہر بار بیشمار ہمارا سلام لو

دیتا ہے نورؔ واسطہ اصغر کے خون کا
شبیر نامدار ہمارا سلام لو

تری عزیمت و اجرأت کو بے شمار سلام

سلام بحضور سیدنا حضرت امام حسین علیہ السلام و رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ بیکس پناہ میں

تری عزیمت و جرأت کو بے شمار سلام
حسین! تیری امامت کو بے شمار سلام

حسین! تیرے تدبّر پہ بے حساب دُرود
حسین! تیری فراست کو بے شمار سلام

ترے جمالِ دل افروز پر ہزار دُرود
حسین! تیری وجاہت کو بے شمار سلام

ترے لہو سے ہے سرسبز حوصلوں کا چمن
حسین! تیری شہادت کو بے شمار سلام

امینِ شوکتِ کعبہ ہے سنگِ در تیرا
حسین! تیری سیادت کو بے شمار سلام

رسول نانا ترے ، فاطمہ ہے ماں تیری
حسین! تیری نجابت کو بے شمار سلام

ترے کمال سے ظاہر کمالِ مُرتضوی
حسین ! تیری نیابت کو بے شمار سلام

ستم کا لشکرِ جرار اب بھی کانپتا ہے
حسین ! تیری شجاعت کو بے شمار سلام

دلیلِ عظمتِ کردار ہے تری ہستی
حسین ! تیری قیادت کو بے شمار سلام

میانِ خنجر و شمشیر بھی قضا نہ ہوئی
حسین ! تیری عبادت کو بے شمار سلام

دُرود ہو تری اولاد و آل و عترت پر
حسین ! تیری جماعت کو بے شمار سلام

حسین ! تیرا دیارِ عطا رہے آباد
حسین ! تیری سخاوت کو بے شمار سلام

تری توجہ نے رکھی ہیں نورؔ پر نظریں
حسین ! تیری عنایت کو بے شمار سلام

اے فخر سالکاں شہ نواب السلام

سلام بحضور شمس العارفین بدر الکاملین قدوۃ الواصلین فخر الصالحین محبوب المقربین حضرت الحاج صوفی سید نواب علی شاہ حسنی عزیزی جہانگیری منعمی ابوالعلائی چشتی قادری سہروردی نقش بندی قدس اللہ سرہ العزیز

اے فخرِ سالکاں شہِ نوّاب السلام
اے بدرِ کاملاں شہ نواب السلام

فیاض و مہرباں شہِ نواب السلام
اے جانِ بے کساں شہِ نواب السلام

دنیائے معرفت میں ہے سکہ ترا رواں
اے رومیٔ زماں شہِ نواب السلام

اے نورِ چشمِ فاطمہ دلبند مرتضیٰ
آقا کے جانِ جاں شہ نواب السلام

اے نائبِ حسین و حسن شانِ بوالعلیٰ
اے فخرِ خانداں شہِ نواب السلام

اے نکتہ سنج و نکتہ ور و نکتہ دانِ ھو
حق شان و حق بیاں شہ نواب السلام

زیبِ تخیلات ، متاعِ دل و نظر
توقیرِ گلستاں شہِ نواب السلام

رنج و الم کی دھوپ جدھر رخ نہ کر سکے
تم ہو وہ سائباں شہِ نواب السلام

اے آسمانِ مجد و شرافت کے ماہتاب
اے مہرِ عز و شاں شہِ نواب السلام

کہتی ہے تیری بارگہِ نوربار میں
تنویرِ کہکشاں شہِ نواب السلام

چومیں بلاغتوں کے ستارے ترے قدم
اے افصح اللساں شہِ نواب السلام

نذرانۂ خلوص ہمارا قبول ہو
بہرِ حسن میاں شہِ نواب السلام

کہتی ہے نوؔر جھوم کے ہر شاخِ آرزو
محبوبِ این و آں شہِ نواب السلام

اکمل الاولیاء سلام علیک

سلام بحضور شمس العارفین بدر الکاملین قدوۃ الواصلین فخر الصالحین محبوب المقربین
حضرت الحاج صوفی سید نواب علی شاہ حسنی عزیزی جہانگیری منعمی ابوالعلائی چشتی قادری
سہروردی نقش بندی قدس اللہ سرہ العزیز

اکمل الاولیاء سلام علیک
سید الاصفیاء سلام علیک

مَعدنِ علم اے شہِ نوّاب !
شانِ حلم و حیا سلام علیک

روشنی سے تری جہاں روشن
اے دُرِ بے بہا سلام علیک

السلام اے امیر و ناصرِ ما
مرشد و رہنما سلام علیک

رنگِ رخسار پر ترے قرباں
شاخِ برگِ حنا ، سلام علیک

صبح دم روز دست بستہ تجھے
کہے بادِ صبا سلام علیک

بزمِ روحانیاں کے شمع جمال
نائبِ مصطفیٰ سلام علیک

اے گلِ باغِ بو تراب دُرود
اے مہِ فاطمہ سلام علیک

السلام اے قرارِ خواجہ حَسَن
راحتِ بوالعلیٰ سلام علیک

تجھ پہ لاکھوں دُرود اے نوّاب !
اے دلِ اتقیا سلام علیک

نورؔ کے دل سے آ رہی ہے صدا
آسمانِ عطا سلام علیک